© rasailojaraid.com

تبصرے

جوہر نامہ ۔ مرتبہ جناب حکیم محمد عرفان الحسینی ۔
خوشنما ٹائیٹل، ضخامت ۲۲۴ ۔ چالیس روپے صرف ۔
شائع کردہ ۔ محمد علی لائبریری ۔ ۶، اے کنائی میل اسٹریٹ کلکتہ ۲۳
مندرجہ ذیل جگہوں سے اسے قیمتاً دستیاب کیا جا سکتا ہے ۔

(۱) مکتبۂ برہان، اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶
(۲) دانش محل، امین آباد لکھنؤ ۔
(۳) اسلامیہ بک ڈپو، طلاق محل، کانپور
(۴) عثمانیہ بک ڈپو، لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳
(۵) محمد علی لائبریری کلکتہ ۲۳ ۔

جوہر نامہ ، رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر مرحوم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر برصغیر کے ممتاز اہل قلم نامور صحافی مستند نقاد اور مشہور ادیبوں کے مضامین و مقالات پر مشتمل مجموعہ کا نام ہے۔ جو محمد علی جوہر لائبریری کے زیر اہتمام کلکتہ میں ۱۹۸۰ء میں منعقدہ دو روزہ سیمینار میں پڑھے گئے تھے۔ ان کی اہمیت و افادیت کو محسوس کرتے ہوئے ملت کی ایک بے لوث مخلص اور لائق و ہونہار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہستی حکیم محمد عرفان الحسینی کنوینر مولانا محمد علی سیمینار کمیٹی نے خاص اہتمام اور سلیقہ مندی کے ساتھ اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کتابت وطباعت کے معیار کو بہر صورت قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن جو چیز مرتب کے بس میں نہیں ہے اس میں مکمل کامیابی محال ہی ہے۔

مولانا محمد علی جوہر ایک ایسی ہستی کا نام ہے جو ملت اسلامیہ کے لئے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ یوپی کی ایک نوابی ریاست رامپور میں پیدا ہو کر ابتدائی تعلیم مدرسوں واسکولوں سے اور پھر علی گڈھ مسلم یونیورسٹی اور آکسفورڈ انگلینڈ سے علم و مرتبہ کی ڈگریوں پر ڈگریاں حاصل کر کے ہندوستان میں چمکے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں، ملی ہمدردی و تڑپ اور جذبۂ خلوص کی وجہ سے دنیا میں خصوصاً عالم اسلام پر چھا گئے۔ بڑی ہی طوفانی شخصیت تھی۔ مولانا محمد علی کی۔ مغربی و مشرقی علوم سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ لیکن معاشرت میں صرف اور صرف اول تا آخر مشرقی ہی تھے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، زبان پر نام مالک حقیقی اللہ رب العزت اور اس کے حبیب پاک رسول برحق صلعم کا اور دل کی گہرائیوں تک میں قال اللہ و قال رسول اللہ کا ورد ہر دم جاری رہتا تھا۔ انگریزی میں تقریر کریں، چاہیں اردو میں خطاب کریں، اس میں خدا کا نام ضرور لے آتے تھے اور سننے والوں پر عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ہر سننے والا ان کا مداح، ہر جاننے والا ان کا معتقد اور جس نے ان کو اچھی طرح سمجھ لیا وہ تو بس ان ہی کا پرستار وشیدائی بن جاتا۔ کمال اور غضب کا جادو تھا۔ ان کی باکمال اور باصفات شخصیت میں وہ شاعر بھی تھے اور صحافی بھی، لیڈر بھی تھے اور صاحب علم و مطالعہ بھی تھے۔

زیر تبصرہ کتاب جوہر نامہ کا مطالعہ کرنے کے بعد مولانا محمد علی جوہر کی شخصیت کو اس دور کے قاری کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ مولانا کے ہم عصر ڈاکٹر اقبالؒ، علامہ سلیمان ندویؒ، انگریز مصنف ایچ۔ جی ویلیس، انگریز افسر مرٹین، مولانا مناظر احسن گیلانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو و غیرہم کی بھی تملی آراء مولینا محمد علی سے متعلق پڑھنے کے لائق ہیں اضافہ کا باعث ہیں۔ خود مرتب حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب کا مختصر ابتدائیہ اور انتخاب کلام جو ہر موضوع نے قاری کی توجہ منعطف کی ہے۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن کے مقالہ بعنوان "ہم مولینا محمد علی جوہر سے کیا سیکھ سکتے ہیں" میں کانگریس کے ایک سالانہ اجلاس کے موقع پر اپنے صدارتی خطبہ میں مولینا محمد علی کی تقریر میں سے یہ اقتباس آج ہندوستانی رہنماؤں کے لئے رہنما ہو سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۴۷

یہ بات مسلّم اور یقینی ہے کہ نہ ہو تو ہندو ہی مسلمانوں کو معدوم کر سکتے ہیں و در مسلمانوں کو ہندوؤں سے نجات مل سکتی ہے۔ اگر ہندو اس قسم کی تدبیر سوچتے ہیں تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ انہوں نے اس موقع کو اس وقت کھو دیا جب کہ محمد بن قاسم نے بارہ سو سال قبل سرزمین سندھ پر اپنا قدم رکھا۔ اس وقت تو مسلمان قلیل تعداد میں تھے۔ اور اب تو ان کی تعداد سات کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ اور اگر مسلمانوں کو اس قسم کا خیال ہے تو انہوں نے بھی اپنا موقع ہاتھ سے کھو دیا ہے، جب کہ وہ کشمیر سے راس کماری اور کراچی سے چٹاگانگ تک حکمراں تھے۔ اس وقت اگر وہ چاہتے تو ہندوؤں کی نسل کو فنا کر سکتے تھے۔ فارسی کی کیا خوب مثل ہے۔

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد

جب کوئی چارۂ کار نہیں کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے چھٹکارہ پا سکیں تو ان کو ایسی صورت نکالنی چاہیئے کہ ایک دوسرے کی معاونت تسلیم کی جائے۔"

جوہر نامہ میں مضامین و مقالے سب ہی قابل مطالعہ ہیں۔ اور بعض مضامین تو خوب بہت ہیں۔ برہان میں اس تبصرے کے ساتھ بعض اقتباسات نقل کرنے کو جی چاہتا ہے۔ مگر جگہ کی قلت کی مجبوری ہے صفحہ ۱۴۴ پر مولانا محمد علی جوہر کی گھریلو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زندگی کا ایک جائزہ "خالدہ حسینی کے قلم سے بڑے دلچسپ انداز میں تحریر ہے جس میں انکی والدہ محترمہ اور بڑے بھائی شوکت علی کا ذکر بھی ہے۔ بڑے بھائی شوکت علی نے اپنے چھوٹے بھائی محمد علی کے بارے میں لکھا ہے۔

"جب بی۔ اے کے امتحان کا وقت آیا تو میں نے اس سے وعدہ کیا کہ اگر وہ فرسٹ ڈویژن میں پاس کرے گا۔ تو ضرور اس کو انگلستان سول سروس کے لئے بھیج دوں گا، روپیہ کہیں سے بھی لاؤں گا۔ چنانچہ اس نے محنت کی اور یونیورسٹی میں اوّل آیا اور میں اس کو لے کر رامپور گیا اور نواب صاحب رام پور سے، جو مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ دس ہزار روپیہ اپنی ضمانت پر قرض لیا۔ اور ہزار روپیہ سالانہ قسط ادائی کا وعدہ کیا۔ دس ہزار روپیہ دیکر اسے آکسفورڈ ڈگری اور سول سروس کے امتحان کے لئے بھیج دیا" ......

"شوکت علی، محمد علی سے جدا ہونے کا نقشہ کھینچتے ہوئے یاد کرتے ہیں کہ۔ بی ماں اور مرحومہ اہلیہ برقع پہنے ہوئے اسٹیشن پر اسے پہنچانے گئی تھیں۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ بی ماں نے گلے لگایا تھا اور صرف یہ نصیحت کی تھی کہ "بیٹا اسلام اور خاندان کی عزت کو دھبہ نہ لگانا۔ جاؤ خدا حافظ" ہم تینوں کا دل بھرا ہوا تھا۔ آنکھوں میں آنسو تھے۔ مگر خوشی بھی تھی کہ جس کام کا ارادہ کیا تھا۔ خدا نے اس کا سامان کر دیا۔ ... محمد علی سیکنڈ کلاس کے دروازے میں کھڑا تھا اور بھرائی ہوئی آواز سے ہم کو خدا حافظ کہتا تھا۔

(ماخوذ از صفحہ ۱۹۳، جوہر نامہ)

ہر مضمون اپنی جگہ مکمل اور مولینا محمد علی کی شخصیت کے ہر پہلو پر سیر حاصل معلومات فراہم کرنے والا ہے۔ اردو زبان میں مولینا محمد علی جوہر پر مستند سے مستند کتابیں شائع ہیں۔ ان میں مولینا عبدالماجد دریابادی کی محمد علی ، ذاتی ڈائری" ان کی شخصیت پر از معلومات کا خزانہ ہے۔ لیکن یہ اب آسانی سے کہاں دستیاب ہیں۔ بازار میں سے۔ لیکن جوہر نامہ مرتبہ حکیم محمد عرفان الحسینی اس کمی کو [illegible]

© rasailojaraid.com